پیۓ[1] شبیر و شبر حق نے بنوائے ہیں جنت میں
محل یاقوت کا ان کا مکان انکا زبرجد[2] کا

یہاں کیا ذکر انساں کا فرشتوں کے ہیں پر جلتے
ہے خود جبریل پروانہ علی کی شمع مرقد کا

شجاعانِ عرب واقف ہیں تیرے زورِ بازو سے
پر جبریل شاھد ہے تری شمشیر[3] کی زد کا

تجھے قادر کیا حق نے سپیدی[4] اور سیاھی پر
تجھے ہے اختیار آقا جہاں میں نیک اور بد کا

تولاّ[5] تجھسے لازم ہے محبت فرض ہے تیری
ہوا واجب ادا کرنا ہے اس فرض مؤکد کا

---

[1] پیۓ—واسطے

[2] زبرجد—پنّہ، سبز رنگ نو قیمتی پتھر

[3] شمشیر کی زد—تلوار نو وار

[4] سپیدی اور سیاھی پر—رات انے دن پر اُپ قادر چھو. (سپیدی—سفید)

[5] تولاّ - محبۃ

ولادت گاہ کعبہ ہے شہادت گاہ مسجد ہے
جہاں میں مرتبہ ہے فرد زوجِ بنتِ احمد کا

خدا خود مدح کرتا ہے تری قرآن کے اندر
نہیں حدِّ بشر کرنا ترے اوصاف کی حد کا

خدا سے آرزو یہ ہے کہ وقتِ نزع[1] احمد کے
زباں سے نام جاری ہو علی کا اور محمد کا

(زباں سے نام جاری ہو برہان الدیں محمد کا)

---

[1] وقت نزع - موت ناوقت ما

مشکل میں یادِ حضرت مشکل کشا رہے
کرب و بلا میں یادِ شہِ کربلا رہے

نامِ علی زباں پہ جو وقت قضا رہے
تلخی کے بدلے شہد کا منھ میں مزا رہے

ہر روز روزِ عید ہو ہر شب شب برات
نام علی کا ورد جو صبح مسا رہے

مولودگاہ قبلۂ دنیا و دیں کی ہے
کیونکر نہ کعبہ قبلۂ اہلِ صفا رہے

مشکل تو کیسی سایۂ مشکل نہ پڑنے پائے
جس شخص پر کہ سایۂ مشکل کشا رہے

تعویذ اسمِ اعظمِ حیدر ہو جس کے پاس
دور اُس سے صدمۂ و غم و رنج و بلا رہے

---

[1] تلخی - کڑواھٹ

نہ کیوں مفہوم واحد ہو علی کا اور محمد کا
محمد نور ایزد ہے علی ہے نام ایزد کا

حدیثِ" لحمک لحمی " گواہِ عدل ہے اس پر
کہ جو مبغض علی کا ہے وہ منکر ہے محمد کا

امام و پیشوا و مقتدا و رہنما تو ہے
ملک کا انس کا جنّ و پری کا دام کا دد کا

وہ مبغوضِ الٰھی ہے وہ ملعونِ ملائک ہے
محب دل سے نہ ہووے جو تری اولادِ امجد کا

---

[1] نہ کیوں مفہوم واحد ہو—بیوے نو مطلب ایک ہ کیم نہ ھوئی

[2] ایزد—خدا تعالی

[3] لحمک لحمی - آپنو گوشت مارو گوشت چھے

[4] مبغض—عداوت کرنار

[5] دام—اھوا جانور جر گھاس کھائی چھے مثلا ھرن وغیرہ

[6] دد—درندہ

علی کا در یہی در ہے
اسی در سے ملے دُر ہے
یہی جنت کے کوثر ہے
جو دشمن ہے وہ ابتر ہے

شہ دیں بندہ پرور ہے
یمانی عبد کمتر ہے
سدا خدمت میں در پر ہے
زباں بس شکر میں تر ہے

[1] کمتر – نهایة ادنی

یا رب بحرمتِ شہِ کرب و بلا کبھی
رنج و الم ہو مجھ پہ نہ کرب و بلا رہے
اے ربِّ پاک ازپئے آلِ رسولِ پاک
شاداں سدا زماں میں برہان الہدی رہے
یا رب سرِ حسینی پہ بہر حسن حسین
ظلِ ظلیلِ دامنِ اہل الکسا رہے

[1] ازپئے – واسطه سي
[2] شاداں – خوش

جناح الترنم بالقران الکریم ـ معهد الزهراء ـ الجامعة السیفیة

محمد شہ کا جانی ہے
ہے ہم شاں اور ثانی ہے
دعاتوں کی نشانی ہے
فرشتہ آسمانی ہے

وہ طاہر یہ محمد ہے
وہ احمد یہ محمد ہے
پدر وہ یہ تو دل بند ہے
محمد وہ یہ مؤید ہے

یہی تو حق کا سلطان ہے
عوالم کا نگہباں ہے
یہی مولی سے ہر اں ہے
مصیبت ہوتی آساں ہے

سما میں پہنچے پیغمبر
علی کو دیکھے جلوہ گر
ملک کو شوق ہے اکثر
سدا دیکھیں یہی منظر

علی کی شاں ہے ربانی
ملک کرتے تھے دربانی
ابوطالب کے ہیں جانی
یہ دو اسلام کے بانی

علی کے سیف دیں داعی
تھا مظہر جس کا ابداعی
نبی احمد کے تھے بھائی
عجب شاں جس نے دکھلائی

حُزنٌ اَ ذَابَ جَوانِحِي وَفُؤَادِي	✖	وَاَسَالَ دَمعِي مِثلَ فَيضِ الوَادِي
امام حسین ع نا حزن یر مارا کلیجر نے جلاوي دیدوانے مارا دل نے پگھلاوي دیدو انے وادِي نا سیلاب نی مثل مارا انسوٗ نے جاري کري دیدو.		
لَمَّا ذَكَرتُ بَنِي النَّبيِّ محمدٍ	✖	وَمُصَابَهُم بِاكُفِّ اٰلِ زِيادِ
ماري یر حالة سوٗ کام چھے کر نبي محمد صلع نا شہزادہ ؤانے یر سگلا نی مصیبة یاد اٰوي جائے چھے کر جر اٰل زیاد لع نا ھاتھوسي یر سگلا نے پہنچي چھے.		
قَتَلُوا الحسَينَ ابنَ الوَصَيِّ وَنجلَهُ	✖	سِبطَ النَّبيِّ الهَاشِمِيِّ الهَادِي
(اٰل زیاد) یر وصي نا شہزادہ ، ھدایة نا اٰپنار النبي الھاشمي صلع نا نواسا حسین ع نے انے اٰپنا فرزندو نے قتل کیدا .		
يَا يَومَ عَاشُورا ، لَقَد هَيَّجتَ لي	✖	اَسَفًا يُرَدِّدُ لَوعَتِي وَسُهَادِي
اے عاشوراء نا دن ! تمیں یر مارا چھتاوا نے اُھارو چھے ، اھو وچتاؤ کر جر مارا درد نے زیادة کرے چھے انے مارا اُجاگرا نے زیادة کرے چھے.		
اَبكِي الحسَينَ مجدَّلًا فَوقَ الثَّرٰى	✖	عَن ظَهرِ نَهدٍ في الطِّرَادِ جَوَادِ
میں حسین امام نے روٗز چھوٗز جر جنگ نا معرکة ما بھلاّ گھوڑا نی پیٹھ پر سي زمین پر چھڑایا ھوا چھے.		
اَبكِي عَلى الرَّأسِ الشَّرِيفِ وَنَقلِهِ	✖	لِيَزِيدَ مَحمُولًا عَلى الاَعوَادِ
اٰپ نا شریف رأس پر ، جر نے بھالاؤ نی نوک پر یزید لع نی طرف لئي جاوا ما اٰیا – تر پر میں بکاء کروٗز چھوٗز.		
بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَيهِ وَالدُّنيَا مَعاً	✖	وَالجِنُّ في الاَهضَابِ وَالاَطوَادِ
اٰپ پر اٰسمان انے دنیا ساتھے رویا چھے انے جن ، نیچي انے اونچي زمین ما رویا چھے.		

اَبكِي عَلى العَبَّاسِ اِذ مَنَعُوهُ اَن	✖	يَسقِي اَخَاهُ وَقَد اَتى بِمَزَادِ
میں عباس (علمدار) پر روؤں چھوں ، جسے نے دشمنوں پر آپ نا بھائي حسین نے پاني پلاوا سي روکا ، وہ حالة ما کر آپ مشکي لئي نے آیا تھا.		
وَكَذَاكَ زَينَ العَابِدِينَ مُصَفَّدًا	✖	نَفسِي الفِدَاءُ لِاَفضَلِ العُبَّادِ
انے یں ع مثل زین العابدین ع نے بندیوان کیدا ، مارو نفس یں افضل العباد پر فداء چھے.		
اِنِّي اعتَصَمتُ بِهِم وَدِنتُ بِحُبِّهِم	✖	وَذَخَرتُهُ لِلفَوزِ فِي المِيعَادِ
میں یں سگلا سي معتصم چھوں انے یں سگلا ني محبة ني دینداري کروں چھوں ، انے اھنے میں یں قیامة نا دن ماري فوز واسطے ذخیرة کیدو چھے.		
صَلّى عَلَيهِم رَبُّنَا وَعَلَيهِمُ	✖	اَسنَى السَّلَامِ عَلى الرَّواحِ وَغَادِ
ھمارا رب یں سگلا پر صلوات پڑھے انے فجر ما انے سانج ما یں سگلا نے روشن انے بلند سلام سي خاص کرے.		

علی کی شاں عجب دیکھی
سما میں محتجب دیکھی
ولادت اس کی جب دیکھی
تو در شہرِ رجب دیکھی

علی ہے یہ علی ہے یہ
خداوند کا ولی ہے یہ
محمد کا وصی ہے یہ
امامت کا دھنی ہے یہ

مدینہ ہے جو پیغمبر
علی حقا ہے اس کا در
اس علمی شہر کے اندر
تو داخل در سے ہو دلبر

خدا کے لیئے میری فریاد سن لو
گنہگار ہوں میں کرم کی نظر ہو
تمنا ہے جو کچھ خبر سب ہے تمکو
یہ دامن ہے خالی ، مرادو سے بھردو
نہیں ہے تمہارے سوی کوئی میرا
علی میرے آقا علی میرے مولی

بہتے ہوے آنسو میرے بہتے ہی تو جانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا
اک قطرہ مگر تجھ میں ہے موجوں کی روانی
مغموم دلوں کا ہے لہو تو نہیں پانی
آنکھوں سے تیرا بہنا ہے دکھ کی یہ زبانی
بہہ بہہ کے سنادے تو وہ کربل کی کہانی
رو رو کے برس کر یوں ہی تو سب کو رلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا
آنسو تیرے بہنے سے ملے خلد کی جنت
اور زہرا کے آنسو کی ملے ہم کو شفاعت
ہر آنسو بنے اپنے لیئے آگ سے جنت
بہنے پہ تیرے برسے ہے اللہ کی رحمت
انمول وہ موتی ہے تو کر اسکا خزانہ
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

لب سوکھ گئے بڑھتی گئی پیاس کی شدت
پانی نہ دیا اعدا نے کیا کیا ہوی حالت
بچوں کے تڑپنے پہ بھی ائی نہیں رحمت
شبیر کے کنبہ پہ پڑی کیسی یہ آفت
اس آفتِ شبیر کو ہرگز نہ بھلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

جب شاہ کہ سینے پہ چڑھا تھا وہ ستمگر
سورج کو گہن لگ ہی گیا دیکھ کے منظر
شہ بولے جو خنجر کو پھرایا ہے گلے پر
اے شمر تو اٹھ یہاں نہ چلیگا تیرا خنجر
ہاں ذبح سے پہلے مجھے پانی تو پلانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

تمہارے لئیے ڈوب کر مہر[1] پلٹا
خدا نے نظامِ شب و روز بدلا
نہیں کوئی ملتا زمانے میں ایسا
کہ اللہ کو جس کا سجدہ ہو پیارا
کمالِ عبادت یہی تھا تمہارا
علی میرے آقا علی میرے مولی
دِکھادو علی اپنی قدرت دکھادو
بنادو میری آج قسمت بنادو
محب ہوں محبت کا کچھ تو صلہ دو
مقدر کی تاریکیاں[2] ہے مِٹادو
کے ہر لفظ کن پر ہے قبضہ تمہارا
علی میرے آقا علی میرے مولی

---

[1] مہر- سورج
[2] تاریکیاں- ظلمتو

علی میرے آقا علی میرے مولی
میری آج فریاد سن لو اے مولی

تمہاری عطا کا دو عالم میں شہرا
سخی ایسا چشمِ فلک نے نہ دیکھا
ملک نے بھی آ کر تم ہی سے ہے مانگا
جو چاہا وہ مانگا جو مانگا وہ پایا
میری آج فریاد سن لو خدارا
علی میرے آقا علی میرے مولی

---

[1] شہرا - نامور ي

[2] چشمِ فلک – فلك ني آنكھ يہ

ماتم میں تو شبیر کے اک پل بھی نہ تھکنا
اس غم کو تو سینے سے لگائے ہوئے رکھنا
اس غم کے وسیلے سے ستائے کوئی غم نہ
سب کی یہ دعاؤں کو خداوند تو سننا
برہانِ دیں مولی کی عمر کو تو بڑھانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

ہر آن تیرے مولی کی مدحت کو سنانا
ہر آن تیرے مولی کی منت کو گنانا
اس شاہ کی الفت کو تو نس نس میں سمانا
دل ان کا ہی عاشق رہے اور ان کا دیوانا
تسنیم سدا شہ کی ہی خدمت تو بجانا
غم میں میرے مولی کے تو دریا کو بہانا

میری بگڑی بنا دیجئیے کربلا اب بلا لیجئیے
میرے آقا اے مولی حسین اپنا روضہ دکھا دیجئیے

آپ کے در پہ شام و سحر آتے ہیں سینکروں زائریں
غم یہی ہے میرا نام کیوں خوش نصیبوں میں شامل نہیں
میری قسمت جگا دیجئیے کربلا اب بلا لیجئیے

ایک اندیشہ فقط ہے یہی میرے دل میں نشیں یا حسین
کربلا کی زیارت بنا مر نہ جاوں کہیں یا حسین
کوئی بشری سنا دیجئیے کربلا اب بلا لیجئیے

میں عزادار ہوں آپ کا پوری کیجئیے حاجت میری
نوحہ خوانی میں کرتا رہوں ہے یہی بس عبادت میری
بندگی کا صلہ دیجئیے کربلا اب بلا لیجئیے

---

[1] اندیشہ - خوف

زخم جو کھایا تو تھی اونیسویں رمضان کی
وافغہ ایکیسویں تاریخ پائے بو تراب
بخت تا بندہ نہ کیوں اخلاص کا ہو مؤمنو
لے دعا برہانِ دیں کی کر ثنائے بو تراب

---

[1] تا بندہ—چمکتا ہوا

آن کر مرغابیوں نے شہ کا پکڑا پیرھن
قصر سے جس دم درِ اقدس پہ آئے بو تراب

درسے بھی دیوار سے بھی آئی رونے کی صدا
گھر میں جب اللہ کے تشریف لائے بو تراب

زخم کے اوپر لگا جب زخم تیغ زھر کا
سجدۂ حق سے بھلا کیا سر اوٹھائے بو تراب

پھینک کر مندیلِ سر روح الامین نے آہ کی
جب نظر آئے لہو میں تر قبائے بو تراب

شبر و شبیر جب لائے اوٹھاکر شاہ کو
ہو گیا ماتم سرا دولت سرائے بو تراب

---

[1] مرغابیوں – بطخ

[2] مندیل – سنہري پاگڑي

[3] قبائے – پچھوڑي

[4] ماتم سرا – ماتم

میرا سویا ہے مقدر اے حسین اب جگادو
مجھے کربلا بلا لو مجھے کربلا بلا لو

کروں زیارت آپکی میں مجھے ولولہ یہی ہے
اور دیکھوں تیرا روضہ میری آنکھ رو رہی ہے
میرے مولی بہرِ زیارت کوئی راستہ نکالو

تیرے نوجواں پسر کا تجھے واسطہ ہے مولی
اور واسطہ ہے اس کا جسے قبر میں سلایا
میری ہر بلا کو مولی میری راہ سے ہٹا لو

جو بھی میری مشکلیں ہیں اُسے آپ سہل کر دو
اور میرا خالی دامن اے علی کے لال بھر دو
یہی میری آرزو ہے مجھے اپنے در بلالو

گل کی رنگت خون حسینی نغمۂ بل بل ہائے حسین

گلشن عالم بزم ماتم کیسے بھلایا جائے حسین

گل نو لال رنگ گویا کہ امام حسین ع[1] نا خون نی علامت چھے ، بلبل نو نغمہ کرؤو گویا کہ امام حسین ع[1] نی مصیبة نے یاد کرے چھے ، عالم نو گلستان ماتم نی مجلس چھے تو پچھی امام حسین ع[1] نے کئی طرح بھولائی !

تیر و سناں کے زخموں سے جب گھوڑے پر تیورائے حسین

تڑپی روح علی و زہرا خلد میں کھ کر ہائے حسین

امام حسین ع[1] نے بھالا انے تیرو نا زخم اتنا لاگا کے گھوڑا پر اُپنے غش اُوی گیو ، یہ دیکھی نے جنة ما مولانا علی بن ابی طالب ص ع انے ماں فاطمة ع[1] نی روح یا حسین کہی نے تڑپی اوٹھی.

کوئی ارماں اسکے سوا کر سکتے نہیں شیدائے حسین

آباد ہوں اُن کی یاد سے دل اور سر میں رہے سودائے حسین

امام حسین ع[1] نا شیدائی (عاشقین) دل ما ، اُپ نی یاد انے ذھن ما اُپ نا غم نا سوی بیسری کوئی تمنی کرتا نتھی ،

دربار میں اُنکے ہوتی ہے مظلوم کی خوب داد رسی

بیکس کی فریاد کو سن کر امداد کو آ جائے حسین

اُپ نا دربار ما ھر مظلوم نی فریاد سنائی چھے انے اُپ لاچار نی فریاد پر اھنی مدد پر تشریف لاوے چھے ،

یاد کر تاریکئے[1] مرقد کو کرتا ہوں دعا

بعد مردن[2] قبر میں جلوا دکھائے بو تراب

حل کرو مشکل میری مشکل میں ہم نے جب کہا

مشکلیں حل کرنے کو اُس وقت آئے بو تراب

دل پہ کیا وہم و گماں گندا شبِ معراج میں

جب سنی پردہ سے احمد نے صدائے بو تراب

آپ فرماتے تھے اپنی اب شہادت ہے قریب

مالک اشتر ہوئے جس دم فدائے بو تراب

پوچھتا تھا گر کوئی کرتا ہے کیوں تلوار تیز

زادۂ ملجم یہ کہتا تھا برائے[3] بو تراب

---

[1] تاریکئے مرقد – قبر نی ظلمتو

[2] مردن – موت

[3] برائے – واسطے

یہ فضیلت کون رکھتا ہے سوائے بو تراب
ہے خدا کی عرش پہ واللہ جائے بو تراب
بندئے خاکی کو ہے کافی ولائے بو تراب
آشنائے کبریا ہے آشنائے بو تراب
کیا شرف پایا ہے عالم میں علی کی ذات نے
پشتِ پیغمبر پہ تھے کعبہ میں پائے بو تراب
خاک لوں گر ھات میں لیگا تو ھو جائے گی زر
زیورِ لب جسکے ہوگا اسم ھائے بو تراب
شیعۂ حیدر جو ہیں انکو کسی کا ڈر نہیں
ہوئینگے وہ حشر میں زیر لوائے بو تراب

---

[1] آشنائے کبریا – خدا نو عاشق

[2] پشت – پیٹھ

[3] زر – دولت

دنیائے دنی سے بے پروہ آلودئے دنیا کیوں کر ہو
سوبار لبھانے آئے تو کیا ہر بار اُسے ٹھکرائے حسین

جه مولی دنیا سي بے پروه هوئي یه دنیا سي مشغول کیم هوئي؟ گرچه که دنیا ۱۰۰ وقت بهي لبهاوے مگر اُپ اهنے ٹھوکر مارے چھے ،

سہ روز کی پیاس کا غم نہ کیا اور اس کا الم وہ کیا کرتے
بہتا زمزم و کوثر ٹھوکر میں فردوس تھا زیر پائے حسین

جه مولی نی ٹھوکر نا نیچے زمزم انے کوثر هوئي انے قدم تلے جنة هوئي تو بهلا یه مولی نے تین دن نی پیاس نو غم انے الم کیم هوئي؟

اس عرش نشیں کے رتبہ کو ہم دنیا والے کیا سمجھیں
تھا سینئے زہرا گہوارہ اور دوش محمد جائے حسین

[1] عرش پر بیٹھنار مولی نا رتبہ نے هم دنیا والاؤ سونہ سمجهي سکسو ، جر[1] اقا نو پالنو فاطمة زهراء نو سینه تهو انے رسول الله نو کاندهو بیٹھواني جگه تهي.

قصہ اپنے درد و الم کا کسکو سنائیں ، کون سنے
دل پر گذرے ہیں جو صدمے کیسے زباں پر لائے حسین

امام حسین ع[1] اپنا درد والم کونے سناوے ، انے کون یه سنار چھے ،
[1] اُپ نا دل پر جر صدمه ؤلاگا چھے یه [1] اُپ کئي طرح زبان سي بیان کرے.

کنبہ لٹوانے والے نے آباد نئی دنیا کر لی

یہ لوٹنے والے لوٹ کے بھی کیا لوٹ سکے دنیائے حسین

امام حسین ع ؑ یہ پوتانا کنبة نے لٹاوي نے ایك نوي دنیا آباد کري دیدي ، انے لوٹنار لوگو امام حسین ع ؑ ني سونہ دنیا لوٹي سکا ! (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون)

یہ سجدہ اور ایسا سجدہ کسکو میسر ہوتا ہے

اللہ اللہ میری جبیں ہے اور نشان پائے حسین

امام حسین ع ؑ نا قدم مبارك نا نقش پر (آپ ني ضریح نا نزدیك) ماري جبین هوئي ـ آمثل نو سجدة کونے نصیب تهائے ! خدا هنے حسین امام ع ؑ ني زیارة جلد ازجلد نصیب کرجو .

ننھے ننھے پیارے بچے پیاس سے تڑپا جاتے ہیں

کیا دیکر تسکین دلائے اور کیا کہکر بھلائے حسین

امام حسین ع ؑ نا چھوتا چھوتا فرزندو پیاس نا سبب تلملي رهیا چھے ، امام ع ؑ یہ سگلا نے سونہ چیز سي سکون بخشے ـ انے کئي طرح بہلاوے ،

روزِ قیامت اِس سے بہتر تحفہ کیا ہو سکتا ہے

اشکِ عزا کے سچے موتی لیکر بڑھیں شیدائے حسین

قیامت نا دن امام حسین ع ؑ نا شیدائي آنسو نا موتي لئي نے آگے بڑھتا هسے ، بھلا یہ موتي سي بہتر کوئي تحفة هوئي سکے !

مشکل سے دل نہ گھبرا مشکل کشا علی ہیں
امداد وہ کرینگے شیرِ خدا علی ہیں

مایوس ہو نہ اے دل دربار حیدری سے
مانگے گا وہ ملیگا حاجت روا علی ہیں

دشمن اگر ہیں لاکھوں میرا وہ کیا کرینگے
میری زباں پہ یارو ہر وقت یا علی ہیں

دنیا کے سینکڑوں غم آئیں تو غم نہیں ہے
ہم جانتے ہیں جب کہ غم کی دوا علی ہیں

ہے مرتبہ برابر دونوں کا پیشِ داور
شمس الضحیٰ محمد ، بدر الدجیٰ علی ہیں

پیشِ خدا اے مؤمن جانے سے خوف کیوں ہے
اس قافلہ کا رہبر اور رہنما علی ہیں

يَالَهُ مِن فَاضِلٍ سَالَت عَلى	✖	يَدِهِ نَفسُ النَّبيِّ المُرسَلِ
عجب آپ فضيلة نا صاحب چھو کر آپنا هاتھ مبارك پر نبي مرسل نو نفس مباركة پرواز تھيو.		
فَضلُ مَولَانا عَلِيٍّ مَا بِهِ	✖	نَطَقَت آيُ الكِتَابِ المُنزَلِ
مولانا علي نو فضل وه شان نو چھے کہ کتاب منزل ني آيتو اهنا فضل سي بولا چھے.		
لَا يَرُم عَقلُكَ يَومًا شَأنَهُ	✖	اِنَّهُ بِالعَقلِ مَا لَم يُعقَلِ
تاري عقل کوئي دن اهني شان نے نہيں پہنچي سکے کيم کہ عقل سي يہ غير معقول چھے.		
اُمَّةٌ عَن حُبِّهِ عَادِلَةٌ	✖	مَا لَهَا فِي حَشرِهَا مِن مَوئِلِ
وه امة جہ آپني محبة سي لھکنار چھے اهنا واسطے اهنا حشر ما کوئي سهارو نتھي.		
فَعَلَيهِ صَلَوَاتُ اللهِ مَا	✖	فَاحَ فِي العَالَمِ رَيَّا المَندَلِ
خدا ني صلوات آپ نا اوپر جہاں لگ کہ عالم ما صندل ني خوشبو مھکے.		

ہم خاک نشیں اس کے بدلے کونین ملے تو ٹھکرادیں

اپنے لئے کچھ ہے راشد حاصل ہے جو خاک پائے حسین

هم خاکسارو نے حسين امام ع نا غم نا بدل کونين بھي ملے تو ٹھکراوي دئيے ، همارا واسطے تو امام حسين ع نا قدم ني خاك يه ج محصول چھے.

(راشد ـ شاعر نو نام چھے جہ مغل بادشاه شاهجان نا يہاں عزاء خواني کرتا تھا.)

مولی کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امید وار بر سرِ دربار آئے ہیں

قاسم کا واسطہ ، علی اکبر کا واسطہ
در در کی کھا کے ٹھوکریں لاچار آئے ہیں

ان پیاسے ننھے بچوں کا مولی ہے واسطہ
جن کے لیئے نہر سے علمدار آئے ہیں

کل مشکلوں کو حل کرو مشکل کشا ہو تم
آقا کی زیارت کے طلب گار آئے ہیں

ان منزلوں کا واسطہ اہل حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں

دامن گلِ مراد سے بھرنے کو یا حسین
مجلس میں تیری اب یہ گنہگار آئے ہیں

اَسَمِيًا كَانَ للهِ العَلِي	✖	اَنتَ بِاللهِ الوَلِيُّ ابنُ الوَلِي
اے اللہ نا ھم نام علي ،'اپ ـ اللہ نا قسم ـ ولي نا فرزند ولي چھو.		
عُدمُلِيُّ المَجدِ عَادِيُّ العُلى	✖	صِفَةُ العَقلِ الشَّرِيفِ الاَوّل
'اپنو مجد عدملي چھے'اپني بلندي قديم چھے ،عقل اول شريف ني صفة'اپ چھو.		
لَافَتىٰ اِلَّا عَلِيٌّ هٰكَذَا	✖	سَمِعُوا فِيهِ نِدَاءً مِن عَلِي
"لا فتى الا علي " (نتھي کوئي جوان مگر علي) 'امثل يہ سگلا يہ 'اپ ما خدا سي نداء سني.		
اُوتِيَ العِلمَ عَلى اَقسَامِهِ	✖	فَلِهٰذَا قِيلَ مَا شِئتَ اسئَلِ
'اپنے علم ني اقسام'اپوا ما'اوي چھے تر سي ج کھوا ما'ايو چھے کہ تمیں جہ چاھو تہ سؤال کرو.		
جَلَّ مَن اَبدَعَ مِنهُ مُبدِعًا	✖	اَبدَعَ الاَشيَاءَ طُرًّا فَاعقِلِ
وہ مبدع جليل تھيا جہ يہ 'اپنے ابداع کيدا ،'اپ يہ تمام چيزو نے ابداع کيدي چھے ، تمیں يہ سمجھو!		
لَيسَ عَقلٌ عَاقِلاً رُتبَتَهُ	✖	اِنَّهَا مِن عِزَّةٍ فِي مَعقِلِ
'اپنا رتبة نے کوئي عقل سمجھي سکنا رنتھي يہ رتبة تو عزة نا معقل ما چھے (قلعة ما چھے).		
اِنَّهُ وَالمُصطَفٰى المُختَارَ فِي	✖	شِيَمِ المَجدِ عَدِيلاً مَحمَلِ
تحقيقا'اپ انے مصطفى المختار يوے مجد ني خصلتو ما عديل محمل چھے.		
شَرَحَ المُجمَلَ مِن تَنزِيلِهِ	✖	وَالهُدٰى فِي الشَّرحِ لَا فِي المُجمَلِ
'اپ يہ تنزيل نا مجمل نے شرح کيدي انے هداية تو شرح ما ج چھے نہيں کہ مجمل ما.		
اَيُّ خَطبٍ فَادِحٍ لَايَنجَلِي	✖	حِينَ يُدعَى يَاعَلِيُّ يَاعَلِي
کونسو اھوؤ مھوٹو جو کھم چھے جہ تلي نہ گيو جہ وقت کہ "يا علي يا علي " کھي نے پکارو ما'ايو ھوئي.		

اَيَارَبِّ اجعَلَن فِي خِدمَةِ ابنِ الـ	*	ـوَصِيِّ المُرتَضٰى شَيبِي شَبَابِي
اے مارا رب ! وصي مرتضى نا فرزند (امام الزمان صع) في خدمة ما مارا بڑھاپا نے ماري جواني كري ديجے.		
عَلٰى طٰهٰ وَعِترَتِهِ غَوَادِي	*	صَلٰوةِ اللهِ هلَّت كَالسَّحَابِ
طه صلعم انے اٰپ في عترة پر ، الله في صلوات نا وادلاؤ ورسنار وادل في مثل ٹپكتا رهجو.		

مجھکو بابا صدا دو اگر ہو سکے
تم جہاں ہو بلا لو اگر ہو سکے

تشنگی سے زباں میں ہے چھالے پڑے
تھوڑا پانی پلا دو اگر ہو سکے

جل رہی ہے زمیں اب تو آغوش میں
آؤ آؤ اٹھالو اگر ہو سکے

میری قسمت میں بابا جو پانی نہیں
میرے گوہر دلا دو اگر ہو سکے

عمو دریا سے واپس کیوں آئے نہیں
مجھکو اتنا بتا دو اگر ہو سکے

تشنگی کا کوئی ان سے شکوی نہیں
بھیج دو اب چچا کو اگر ہو سکے

سونا گھر ہو گیا دل بھی لگتا نہیں
میرے اکبر کو لادو اگر ہو سکے

اتنا کہ دوں ترستی ہوں دیدار کو
آکے صورت دکھادو اگر ہو سکے

کس طرح دفن بھائی ہے اصغر میرا
وہ جگہ ہی بتادو اگر ہو سکے

وَكَم خُطَبٍ لَهُ غَرَّاءَ تَزهُو	✖	بَلَاغَتُهُنَّ مَع فَصلِ الخِطَابِ
انے اُپ نا گھنا روشن خطبہ ؤ چھے جہ ني بلاغة فصل الخطاب نا ساتھے چکے چھے.		
اَغِثنَا يَا اَمِيرَ المؤمِنِينَ الـ	✖	مُفَدّٰى مِن عَوَادِي الِاكتِيَابِ
اے امیر المؤمنین – المفدی ! (ھمارو جان اُپ پر فداء تھاجو) اُپ ھمنے درد ني شدتو سي وار اُپئیے.		
اَنَا عَبدٌ لِبَيتِكَ مُستَكِينٌ	✖	اَمِيرِ المؤمِنِينَ اَبَا تُرَابِ
اے امیر المؤمنین ! اے ابو تراب ! میں اُپ نا گھر نو خاضع بندو چھونہ.		
اَمُولَايَ اسقِنِي مِن كَوثَرٍ قَد	✖	حَبَاكَ اِلٰهُنَا اَهنَى الشَّرَابِ
اے مارا مولی ! اُپ نا الہ یہ اُپ نے بخشو چھے ، اھا سي اھنی الشراب منے پلاوئیہ.		
اَتَيتُكَ سَائِلاً لِنَدَاكَ اَرجُو	✖	بِاِسعَافِ الاَمَانِي لِي جَوَابِي
میں اُپ ني عطاء نو سؤال کرتا ھوا اُپ نا نزدیك اُیو چھونہ ، ماري امید ونا تمامیة نا جواب ني امید کرونہ چھونہ.		
اَغِثنِي اَيُّهَا المَولٰى اَغِثنِي	✖	وَهَب لِي بِغيَتِي وَاَنِل طِلَابِي
اے مولی ! اُپ منے وار اُپیہ ، وار اُپیہ ، منے ماري امید عطاء کري دئیہ ، ماري طلب بخشي دئیہ.		
اُحِبُّكَ يَا اَمِيرَ المؤمِنِينَ الـ	✖	ـوَلِيَّ المُجتَبٰى مَحِضَ الحِبَابِ
اے امیر المؤمنین ، ولي مجتبی ! میں اُپ ني خالص محبة کرونہ چھونہ.		
سَلَامِي يَا نَسِيمَ الصُّبحِ بَلِّغ	✖	اِلٰى مَولَايَ فِي اَعلَى القِبَابِ
اے نسیم الصبح ! تو مارا سلام نے مارا مولی ني طرف بلند قبةؤما پہنچاوي دیجے.		
رَجَوتُ بِجَاهِهِ زُلفَى لَدٰى ذِي	✖	الجَلَالِ وَهٰكَذَا حُسنَ المَآبِ
میں یہ مولی ني حرمة سي – ذو الجلال نا نزدیك قربة ني امید کرونہ چھونہ انے ایجمثل بہتر ولواني (معاد ني) امید کرونہ چھونہ.		

اَمِيرُالمُؤمِنِينَ اَبُو تُرَابِ	✖	هُوَ المَمدُوحُ فِي آيِ الكِتَابِ
امیرالمؤمنین صع ابوتراب چھے.کتاب اللہ (قرآن مجید) نی آیتوما آپ نی مدح چھے		
اَمِيرُالنَّحلِ غِيثُ المَحلِ غَوثُ الـ	✖	ـوَلِيِّ عَلى الاَعَادِي لَيثُ غَابِ
آپ امیرالنحل چھے (نحل سی مراد مؤمنین نی چھے) قحط نا وادل چھے (قحط نے دور نا کرنار چھے) محبة کرنار نا آسرا چھے.دشمنو پر جولان نا شیر چھے		
عَلِيٌّ اَعظَمُ الاَسمَاءِ حَقًّا	✖	لِمُبدِعِهِ كَذَا اَعلَى الحِجَابِ
علی - یہ آپ نا مبدع واسطے تحقیقا تمام اسماء نا اعظم چھے ایجمثل اعلی الحجاب چھے.		
وَلِيُّ اللهِ صَفوُ الصَّفوِ خَيرُ الـ	✖	ـبَرَايَا كُلُّهَا لُبُّ اللُّبَابِ
آپ خدا نا ولی چھے ،خلاصہ ؤ نا خلاصة چھے ،تمام خلق نا خیر چھے.لب اللباب چھے.		
رَسُول اللهِ كَانَ مَدِينَةَ العِلـ	✖	ـمِ كَانَ لَهَا عَلِيٌّ خَيرَ بَابِ
رسول اللہ صلع علم نا شہر چھے انے علی ع آیہ شہر واسطے خیر باب چھے (رسول اللہ صلع نی حدیث "انا مدینة العلم وعلي بابها" نی تضمین چھے).		
عَلِيُّ المُرتَضَى الصِّدِّيقُ حَقًّا	✖	وَمَن نَاوَاهُ عُنوَانُ الكِذَابِ
علی المرتضی صع تحقیقا صدیق چھے.انے جہ - آپ نی عداوة کرے یہ کذب (جھوٹ) نو عنوان چھے		
اِذَا نَادَيتَ مَولَانَا عَلِيًّا	✖	اَغَاثَكَ فِي المُهِمَّاتِ الصِّعَابِ
جہ وقت بھی - تو مولانا علی ع نے نداء کرسے تو یہ مولی تنے سخت مصیبتو ما وار آپسے.		
اِذَا نَادَيتَهُ مُستَهدِيًا فِي	✖	الاُمُورِ هَدَاكَ مِنهَاجَ الصَّوَابِ
جہ وقت بھی تو - یہ مولی نے امور ما هدایة طلب کرتا هوا نداء کرسے تو یہ مولی تنے سیدھا رستہ نی هدایة دیسے.		

کھاتے ہیں شاہ والا ٹھوکر قدم قدم پر
گرتے ہیں لے کے لاش اکبر قدم قدم پر

ماں رو رہی ہے شاید خیمے میں ہے تلاطم
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں اکبر قدم قدم پر

سینے پہ کس کے شب کو سوئیگی اب سکینہ
رہ رہ کے سونچتے ہیں سرور قدم قدم پر

گرتے ہیں لڑکھرا کے امت کو یاد کر کے
عابد سنبھالتے ہیں لنگر قدم قدم پر

گھٹتا ہے دم رسن سے عمو مدد کو آؤ
کہتی ہے رو کے شہ کی دختر قدم قدم پر

---

[1] تلاطم - طوفان

زینب سے شاہ دیں کی ہے آخری وصیت
کرنا ہے صبر تم کو خواہر قدم قدم پر

ہر سمت قتل و غارت تیر و سناں کی بارش
دیکھا ہے کربلا نے محشر قدم قدم پر

---

[1] قتل و غارت - قتل کروؤ ، لوٹوؤ

مَن رَدَّ سَنَا الشَّمسِ لَهُ بَارِي العُقُولِ	✻	مِن بَعدِ اُفُولِ
مَن خَاطَبَهُ الثَّعبَانُ في الجَمعِ الجَلِيلِ	✻	في كُلِّ ظُهُورِ

وه كون صاحب چھے جه نا واسطے باري العقول (الله سبحانه) يہ آفتاب ني روشني
نے غروب نا بعد رد كيدي ، وه كون صاحب چھے جہ نے ازدھا يہ ايك جليل
اجتماع ما خطاب كيدو ، هر ظهور ما.

يَاقَومِ تَوَلَّوهُ تَفُوزُوا بِالاَمَانِي	✻	في نَيلِ الجِنَانِ
لِمُوَالِيهِ في مَغنَى العُلىٰ حَظَّ الوُصُولِ	✻	في كُلِّ ظُهُورِ

اے ماري قوم تمیں اهني ولاية راكھو تو جنة نے حاصل كرواني تماري اميد تمام تھا سے
(كيم كہ) اپني محبة كرنا راؤ واسطے بلندي نا مغنى ما پہنچوانو حظ چھے ، هر ظهور ما.

فَاختُصَّ اِلٰهُ الاَرضِ مِنهُ وَاَخُوهُ	✻	طٰه وَبَنُوهُ
مِن رَبِّهِم الوَاحِدِ بِالقُدسِ الجَزِيلِ	✻	في كُلِّ ظُهُورِ

آپ الہ الارض انے اپنا بھائي طٰه انے اپنا فرزندو آپ سگلا نا رب واحد تھكي
قدس جزيل (صلوات) سي خاص كرواما آؤجو ، هر ظهور ما.

هَل مَظهَرُ ذِي العَرشِ سِوٰی صِنوِ الرَّسُولِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور
اَم هَل لِلوَرٰی مُعطٍ سِوَاهُ كُلَّ سُؤلِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور

سونہ بھلا ذوالعرش تعالی نا مظہر رسول اللہ نا بھائي نا سوی کوئي چھے؟ ھر ظہور ما سونہ بھلا اھنا سوی خلق نے تمام امیدونا اپنار کوئي چھے؟ ھر ظہور ما

مَا اَعظَمَهُ مِن مَلَكٍ يُدعٰی عَلِيًّا	✖	للهِ وَلِيًّا
لِلخَلقِ تَجَلّٰی بِهِ مِن دُونِ الحُلُولِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور

عجب عظیم اپ فرشتہ چھے جہ نے "علي" خدا نا ولي کہي نے بلاوا ما اوے چھے "علي ولي الله" جہ ناسي خدا تعالی یہ خلق واسطے حلول نا دون تجلي کیدي چھے ھر ظہور ما.

لَولَاهُ لَمَا اَبدَعَ ذُو العَرشِ بَدِيعًا	✖	ذَا الخَلقَ جَمِيعًا
فَالعِلَّةُ لِلخَلقِ اِذًا زَوجُ البَتُولِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور

جو اپ نہ ھوتا تو حکمة سي پیدا نا کرنار ذوالعرش اتمام خلق نے پیدا نہ کرتا پچھي خلق نا علة تہ واسطے فاطمة البتول نا شوھر چھے ،ھر ظہور ما.

لَولَاهُ لَمَا كَانَ لِذِي العَرشِ سُجُودُ	✖	وَالخَلقِ وُجُودُ
لَولَاهُ لَمَا كَانَ لِطٰه مِن مَثِيلِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور

جو اپ نہ ھوتا تو الله ذوالعرش واسطے سجود نہ ھوتو انے خلق واسطے وجود نہ ھوتو، جو اپ نہ ھوتا تو طٰه واسطے کوئي ھم مثل نہ ھوتا ،ھر ظہور ما.

مَن خَلَّلَ اِبرَاهِيمَ مَن كَلَّمَ مُوسٰی	✖	مَن عَلَّمَ عِيسٰی
اِحيَاءَ الَّذِي مَاتَ وَاِبرَاءَ العَلِيلِ	✖	فِي كُلِّ ظُهُور

بھلا کوئے نبي ابراھیم ع نے خلیل بنایا؟ کوئے نبي موسی ع نے کلیم بنایا؟ عیسی ع نے مردہ زندہ کرواني انے بیمار نے شفاء اپواني تعلیم کوئے دیدي؟ ،ھر ظہور ما.

کہا رو روکے زینب نے الہی صبح کیا ہوگا
چلیگا کس پہ خنجر کسکا سر تن سے جدا ہوگا

محمد نے کلیجے پر سلاکے جس کو پالا تھا
تن بے سر کل اسکا خاک اور خوں میں بھرا ہوگا

حسین ابن علی کے گھر میں کل شادی رچی ہوگی
دلہن روئیگی دولہا رن میں ریتی پر پڑا ہوگا

لب دریا پہ جاکر بھی نہ ایک قطرہ پیئے پانی
بھلا عباس سا کوئی برادر باوفا ہوگا

مجاہد ننھے ننھے کل فدا ہونگے شہ دیں پر
پسر زینب کا بھی ، کوئی حسن کا دلربا ہوگا

چڑھیگا کل تو سر کٹ کے ارے نوک سنا اوپر
تن اطہر شہ دیں کا تو ریتی پر پڑا ہوگا

پلٹکر دیکھےگی ہرایک قدم پر لاش بھائی کی
سلامی کیا کہوں کیا حال بنت مرتضی ہوگا

بھلا کیا ذکر آلام و مصائب کا کروں اس دم
بس اتنا مختصر کہ دوں کے کل محشر بپا ہوگا

بقا ہو طول یارب مولی برہان الہدی شہ کی
ہرایک مؤمن کے دل کا بس یہی ایک مدعا ہوگا